بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جسٹرڈ ایل نمبر ۳۵
الفضل قادیان
خطبہ نمبر ۲۹
یوم چہارشنبہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ماہ وفا۔ ٹیلیفون لائن کے خراب ہونے کی وجہ سے آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈلہوزی سے کوئی خبر نہیں مل سکی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو آج بخار تو نہیں ہے مگر جسم میں درد کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

امّ مظفر احمد صاحبہ بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو آج بخار کم ہے مگر زکام اور دل کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے ـــــ صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صاحبزادی امۃ الوکیل سلمہا اللہ تعالیٰ کی حالت ابھی فکر پیدا کر رہی ہے۔ سر پر ایک تیسرا پھوڑا نکل رہا ہے۔ اور بخار کی شکایت بھی ہے۔ احباب خاص طور پر دعا فرمائیں۔

آج مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام بعد نماز ظہر مسجد اقصیٰ میں کتاب "نظام نو" کا امتحان ہوا جس میں ان خدام شریک ہوئے۔ بعض خواتین نے بھی امتحان دیا ـــــ ۱۶ جولائی لوکل جماعت نے یوم تبلیغ منایا۔ اور

جلد ۳۲ | ۱۹ ماہ وفا ۱۳۲۳ ہش | ۲۷ رجب ۱۳۶۳ھ | ۱۹ جولائی ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۶۷

خطبہ جمعہ

ہندوستان میں تبلیغ احمدیت کیلئے خاص جدّوجہد کی جائے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۰ ماہ احسان ۱۳۲۳ ہش مطابق ۳۰ جون ۱۹۴۴ء بمقام ڈلہوزی

تشہد و تعوذ و تلاوت سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا:

میں نے پچھلے خطبات میں اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ جماعت میں تبلیغ کی طرف سے بہت ہی استغنار پیدا ہو رہا ہے ۱۹۴۲ء میں مَیں نے دیکھا۔ کہ تبلیغ کے ذریعہ سے غالباً تین ہزار کے قریب احمدی ہوئے تھے لیکن ۱۹۴۳ء میں پندرہ سولہ سو رہ گئے اور اب

۱۹۴۴ء کی بیعت

میں اگرچہ فرق نظر آتا ہے۔ کہ تعلیمیافتہ طبقہ متوجہ ہے۔ مگر اس کی وجہ جماعت کے افراد کی تبلیغ نہیں۔ بلکہ

المصلح الموعود کا اعلان

ہے۔ کیونکہ بالعموم اس امر کا ذکر ان کے خطوط میں ہوتا ہے۔ اور اس طرح جو بیعت میں شامل ہوتے ہیں۔ ان میں کافی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جنہوں نے مصلح موعود کا دعویٰ سنکر توجہ کی ہے۔ مگر اسے جماعت کی تبلیغ کا نتیجہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یہ تو الٰہی کام ہے۔

آج کل کاغذ کی بہت دقت ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر اس اعلان کو کثرت سے شائع کیا جاتا۔ تو چونکہ طبائع میں قدرتی طور پر یہ مادہ ہوتا ہے۔ کہ خدا کی طرف سے جب آواز آئے۔ تو قبول کرنے کو تیار رہو جاتی ہیں۔ بلکہ اگر جھوٹا شخص بھی کہے۔ کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ تو اس سے بھی لوگ ڈر جاتے ہیں۔ گو بعد میں تحقیق سے پتہ لگ جائے۔ تو انکار کر دیتے ہیں سچائی کو

خدا کی آواز

ہونے کی وجہ سے فائدہ پہنچتا ہے۔ اور لوگوں کو خدا کی طرف سے کہنے کی وجہ سے توجہ پیدا ہوتی ہے۔

جو رَو

تعلیمیافتہ طبقہ

میں چلی ہے۔ متواتر خطوط سے پتہ لگتا ہے کہ لوگ تحقیق کرنے لگے ہیں۔ یہ جماعتی تبلیغ کے نتیجہ میں نہیں۔ بلکہ خدا کے اعلان کے نتیجہ میں ہے۔ کہ لوگ سمجھنے لگے ہیں۔ کہ اب خاموش رہنا مناسب نہیں۔ بلکہ خدا کی آواز پر غور کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ ورنہ مجرم بن جائینگے۔ یوں

جماعتی تبلیغ میں کمی

ہے۔

یہ بھی خدا تعالےٰ نے جماعت پر حجت کا ذریعہ پیدا کر دیا ہے۔ کہ ایک طرف تو تعلیمیافتہ طبقہ متوجہ ہو رہا ہے کچھ مان رہے ہیں۔ کچھ قریب ہو رہے ہیں۔ اس سے اللہ تعالےٰ نے

جماعت پر حجت

قائم کر دی ہے۔ کہ یہ بات نہیں ہے۔ کہ ماننے والوں کا گروہ کم ہو گیا ہے۔ اگر یہ کم ہوتا۔ تو لوگ کہہ سکتے تھے۔ کہ اب باقی وہی لوگ رہ گئے ہیں۔ جو نوح کی قوم کے مانند عذاب ہی کے قابل تھے۔ اس اعلان (مصلح موعود) نے لوگوں کے اس خیال کی اس طرح تکذیب کر دی۔ کہ جن تک اعلان پہنچ رہا ہے وہ توجہ کر رہے ہیں۔ اور ایک نتیجہ پر پہنچ رہے ہیں۔

اب جب اس خیال کی تردید ہو گئی۔ تو ایک ہی بات رہ گئی۔ کہ جماعت میں تبلیغ کی طرف پوری توجہ نہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔

ہمارے آئندہ حالات

پر یہ امر خطرناک طور پر اثر انداز ہونے والا ہے۔ اب بیرونی جماعتیں قریب قریب ہندوستان کی جماعتوں کی تعداد کے برابر پہنچ رہی ہیں۔ ہندوستان میں اندازاً تین ساڑھے تین لاکھ کے قریب احمدی ہیں۔ جو جانی بوجھی ہوئی جماعت ہے۔ یوں تو عام تعداد زیادہ ہوگی۔ لیکن جماعتی کاموں میں حصہ لینے والے یا تعلق رکھنے والے سارے ہندوستان میں اندازاً تین ساڑھے تین لاکھ کے قریب ہی ہیں۔ ہندوستان سے باہر خصوصاً افریقہ اور جاوا سماٹرا میں جماعت چند سالوں میں اس سرعت سے پھیلی ہے۔ کہ اُن کی تعداد دو لاکھ کے قریب پہنچ گئی ہے۔ اب یہ

خطرناک بات

ہے۔ کہ جس جماعت نے باہر اشاعت کرنی ہو۔ اس کی تعداد تو ساڑھے تین لاکھ ہو۔ اور بیرونی جماعت دو لاکھ ہو۔

بیرونی ملکوں میں اس قدر جلدی احمدیت پھیلی ہے۔ کہ جہاں کوئی نیا مبلغ پہنچا ہے۔ سال دو سال میں ہزاروں کی تعداد میں احمدی ہو گئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان سے باہر مخالفت نہیں۔ یہاں رقابت ہے۔ بجائے اس کے کہ لوگ خوش ہوں۔ کہ

ہم میں سے ایک نبی آیا

اُلٹا مخالف ہو رہے ہیں۔ کہ ہم میں سے کیوں آیا۔ خدا تعالےٰ رسولوں کی نسبت فرماتا ہے۔ کہ ہم من انفسکم رسولاً بھجواتے ہیں۔ مگر لوگ کہتے ہیں کہ ہم میں سے کیوں رسول آیا۔ لیکن اگر باہر سے آتا تو کہتے ابعث اللہ بشرا رسولاً کیا بشر کو اللہ تعالےٰ نے رسول بنا کر بھیجا یا گویا عرب اس پر خوش نہ تھے۔ کہ

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا
ایڈیٹر:۔ غلام نبی

عربوں میں سے ایک رسول

آیا ہے۔ بلکہ وہ اس بات پر بھی خوش نہ تھے۔ کہ انسانوں میں سے رسول آئے گویا گھوڑا یا بیل رسول ہو کر آسکتا تھا لیکن انسانوں میں سے کوئی اس کا مستحق نہیں تھا۔ کہ ان میں سے رسول آئے۔ یہی حال آج کل ہندوستانیوں کا ہے۔ پس

رقابت کا بغض

ہندوستان میں بہت زیادہ پایا جاتا ہے جب کسی کو تبلیغ کی جائے۔ تو گاؤں کے لوگ عام طور پر کہہ دیتے ہیں۔ کہ اجی ہندوستان میں ہی خدا نے رسول بھیجنا تھا۔ مکہ میں آجاتا یا قاہرہ میں آجاتا۔ ہندوستان میں کیوں آیا۔ گویا وہ اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کا اتنا مقہور اور اتنا مطرود سمجھتے ہیں۔ کہ وہ اس کی کسی بھی نعمت کے مستحق نہیں۔ لیکن

بیرون ہند میں

ایسا نہیں بلکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ہماری مدد کی طرف توجہ فرمائی ہے اس لئے وہ ہماری تبلیغ کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ اور سچائی کو صرف توجہ ہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب لوگ توجہ کرتے ہیں تو گو سارے تو نہیں لیکن نتیرا سی فیصدی شکار ہو جاتے ہیں یا تیرا(؟) لوگوں پر یوں بھی ہندوستان کا اثر ہے۔ اول تو اس لئے کہ یہاں بہت سے مسلمان ہیں۔ دوسرے اس لئے کہ آخری حکومت یہاں پر مسلمانوں کی تھی تیسرے انگریزوں کی بڑائی کا جہاں کہیں ذکر آتا ہے۔ تو کہا جاتا ہے۔ کہ ہندوستان کی وجہ سے ان کی عظمت بڑھی ہے۔ اور ہندوستان کو انگریزوں کے تاج کا ہیرا سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے جب بھی مسیح موعود کا نام لو۔ تو باہر کے لوگ یہ نہیں کہتے کہ ہندوستان میں مسیح کیوں آیا۔ اور مبلغ کو حقارت سے نہیں دیکھتے۔ بلکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہندوستان واقعی بڑا ملک ہے۔ وہاں بڑی کثرت سے مسلمان ہیں اس لئے وہاں خدا تعالےٰ کا مامور آئے تو تعجب کی بات نہیں ہے۔ جب یہ خیال ان کو آتا ہے تو وہ

سلسلہ کی باتیں

سننے اور لٹریچر پڑھنے کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ ان کو یہ خیال نہیں آتا۔ کہ ہم نہیں کیوں۔ بلکہ وہ صرف یہ تقاضا کرتے ہیں۔ کہ ہم مانیں کیوں تم دلائل دو ہم سننے کے لئے تیار ہیں۔ اس وجہ سے دیکھا گیا ہے کہ بیرونی ممالک میں جہاں بھی احمدی گئے ہیں کثرت سے اور بہت جلدی احمدیت پھیلی ہے۔ اور ان میں اخلاص پایا جاتا ہے۔ یہاں کی

آبادی کی کثرت

نے لوگوں کے خیالات کو خراب کر دیا ہے شد پریشاں خواب من از کثرت تعبیرہا اتنی بڑی آبادی کو پڑھانا مشکل ہے۔ لیکن دوسرے ملکوں میں آبادی کم ہے۔ حکومت کی ذرا سی توجہ سے لوگ تعلیم یافتہ ہو جاتے ہیں۔ اس وجہ سے جتنا بھی لٹریچر ان تک پہونچے۔ وہ پڑھ لیتے ہیں

مصری یا افریقن جماعتوں کی قربانی

کے متعلق جو خبریں آئی ہیں۔ وہ ہندوستان کی بہت سی جماعتوں سے زیادہ ہوتی ہیں ان میں باوجود حبشی ہونے کے پھر بھی تعلیم کا چرچا اور ذوق و شوق زیادہ ہے جب حکومت اعلان کرتی ہے۔ کہ علم سیکھنا چاہیئے۔ تو خواہ وہ علم حاصل نہ کر سکیں ان کو ذوق مجالس پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وہ ہر مجلس میں پہونچ جاتے ہیں۔ اس لئے ان کے اندر

علم کی اہمیت

قائم ہے۔ اور ہمارے ملک میں جہالت کی اہمیت قائم ہے۔ اگر ہم تبلیغ کریں۔ تو لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہمارا اس سے کیا تعلق یہ تو پڑھے لکھے لوگوں کی باتیں ہیں۔ لیکن بیرونی ممالک میں یہ نقطہ نگاہ لیتے ہیں۔ کہ اگر ہم کتابیں نہیں پڑھ سکتے۔ تو مبلغ کی مجلس میں پہنچ کر ہی اس کی باتیں سن لیں۔ اسی طرح وہاں علم کا غلبہ ہے۔ تو یہاں جہالت کا غلبہ ہے۔ اور اسی وجہ سے ہندوستانی چاہے پڑھا لکھا بھی ہو پھر بھی وہ ہماری باتیں سننے سے انکار کر دیتا ہے۔

ان حالات کے ماتحت گو احمدیت کی ترقی کے سامان باہر زیادہ ہیں۔ مگر ساتھ خطرات بھی زیادہ ہیں۔ اگر وہاں جماعت زیادہ ہو گئی تو

احمدیت کی تعلیم خطرہ میں

پڑ جائے گی۔ جیسا کہ مسیح ناصری کے زمانہ میں ہوا۔ کہ عیسائیت اپنے مرکز سے نکل کر روما چلی گئی۔ جب تک اپنے مرکز میں تھی۔ اس میں شریعت کا ادب تھا مسیح کو خدا کا نبی مانتے تھے۔ لیکن جب روما میں گئی۔ جو کفر کا مرکز تھا۔ تو مذہب کی اہمیت جاتی رہی۔ اور

کفر کے نقش و نگار

چڑھنے شروع ہوئے اور تھوڑے ہی عرصہ میں کچھ کا کچھ بن گئی۔ چنانچہ میں نے اپنی آنکھوں سے کیپٹا کومبسز کو دیکھا ہے۔ اور اس وقت کی عیسائیت مشاہدہ کی ہے۔ ایک پادری ہمارے ساتھ تھا۔ جو کتبوں کا ترجمہ کر کے ہمیں سناتا جاتا تھا ان سے وضاحت سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ لوگ مسیح کو خدا کا نبی مانتے تھے۔ بیٹا بھی مانتے تھے مگر بمعنی نبی جیسا کہ بائبل میں دوسرے انبیاء کو بیٹا کہا گیا ہے۔ غرض جتنے نشان تھے عہدنامہ قدیم سے تھے۔ اور

یونس نبی

کے معجزہ پر خاص طور پر زور دیا گیا تھا چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی عیسےٰ علیہ السلام کے اس معجزہ پر خاص طور پر زور دیا ہے۔ کہ جیسا یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں زندہ داخل ہوئے۔ اور زندہ ہی نکلے۔ ایسا ہی مسیح علیہ السلام کے لئے ضروری تھا۔ کہ زندہ ہی قبر میں داخل ہوں۔ اور زندہ نکلیں۔ اس نشان کی ہزاروں تصاویر وہاں تھیں۔ لیکن اس قسم کی کہ مسیح سے دعا ہو کہ وہ ہم پر فضل کرے۔ بہت ہی شاذ تھیں۔ اتنا علم ہوتا ہے۔ کہ مسیح سے درخواست کی جاتی تھی کہ اے مسیح خدا سے ہمارے لئے دعا کر کہ وہ ہم پر فضل کرے۔ غرض

عیسائیت کی موجودہ خرابی

اسی وجہ سے نظر آتی ہے۔ کہ وہ اپنے مرکز سے نکل کر روما چلی گئی۔ یہی خطرہ ہمارے سامنے ہے۔ ایک طرف ہم بیسیوں مبلغ تیار کر رہے ہیں۔ میں کانپ جاتا ہوں۔ جب سوچتا ہوں۔ کہ اگر چار پانچ مبلغوں کے ذریعہ سے دس بیس ہزار کی جماعت بن جاتی ہے۔ اگر سو دو سو مبلغ گئے تو دس بارہ سال میں تیس چالیس لاکھ بن جائیگی۔ اور یہ قدرتی بات ہے۔ کہ جب ان کا زور زیادہ ہو جائے گا۔ تو وہ اس بات کا بھی دعوےٰ کریں گے۔ کہ ہم خود تبلیغ کریں گے۔ ہم کو بھی

تبلیغ کا شوق

ہے۔ ہندوستان کے مبلغ کی اب ضرورت نہیں۔ اس کو کسی نئے علاقہ میں بھیج دیا جائے اب ہم آپ اپنے مبلغ تیار کریں گے۔ پہلے پہلے شیطان نیک خیال پیدا کرتا ہے۔ وہ پہلے تو یہ کہیں گے۔ کہ

قادیان کی حکومت

سر آنکھوں پر مگر ہمیں بھی ثواب کا موقعہ ملنا چاہیئے۔ ہندوستان کا مبلغ بیوی بچوں کو چھوڑ کر آتا ہے۔ اس کو کسی اور ملک میں بھیج دیا جائے۔ ہمارے ملک میں ہمارے اپنے ملک کا مبلغ مناسب رہے گا۔ تو پہلے چھوٹی سی خرابی پیدا ہوتی ہے۔ آخر وہی بڑھتے بڑھتے کچھ کی کچھ ہو جاتی ہے۔ اور مرکز کے دور ہونے کی وجہ سے خرابی بڑھتی جائے گی۔ پس جب تک ایک لمبے عرصہ تک

تبلیغ اور تربیت

میں نگرانی ہندوستان اور قادیان کی نہ رہیگی احمدیت کی جڑیں مضبوط نہ ہونگی۔ بے شک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انتظام کے لحاظ سے قادیان کو مرکز قرار دیا ہے۔ پس وہ مرکز رہے گا۔ لیکن اگر تبلیغ اور تربیت پر بھی لمبی نگرانی نہ رہی تو عقیدہ اور عمل میں بگاڑ پیدا ہونا لازمی ہے۔

ان حالات کی اصلاح تبھی ہو سکتی ہے کہ جماعت پورے طور پر اپنی ذمہ واری کو سمجھے۔ اور تبلیغ کرے۔ اس طور پر کہ اگر وہاں ایک احمدی ہو تو اسکے مقابلہ میں یہاں تین ہوں۔ جہاں جماعت باہر بڑھے۔ تو ساتھ ہی یہاں کی جماعت بنیاد کے طور پر بڑھے۔ کیونکہ بنیاد اوپر کی دیوار سے موٹی ہونی چاہیئے۔ یہ

ایک اہم سوال ہے

جسکے متعلق میں نے پچھلے خطبہ میں توجہ دلائی تھی گو میں نے یہ کہا تھا کہ یہ میری تنبیہہ آخری بار ہے۔ لیکن پھر بھی یہ ایسا امر نہیں ہے۔ کہ اسے ایک دفعہ کہہ کر چھوڑ دیا جائے بلکہ ضرورت ہے

کہ ہماری جماعت کا ہر سیکرٹری ہر خطیب اس کو دہراتا رہے۔ کہ

ہندوستان کی جماعت کو بڑھاؤ

ورنہ خطرہ ہے کہ وہ مصفی تعلیم جو تیرہ سو سال کے بعد آئی۔ ایسے ہاتھوں میں چلی جائے۔ جو اسے ناپاک کر دیں۔

پس میں پھر جماعت کو توجہ دلا کر

اپنے فرض سے سبکدوش

ہوتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے خدا کے فضل نے دکھا دیا ہے۔ کہ لوگوں کو توجہ ہے۔ اور لوگوں کے دل ماننے کو تیار ہیں۔ لوگ لٹریچر منگواتے ہیں۔ احمدیوں کو تلاش کر کے ان سے پوچھتے ہیں۔ کہ ہم نے ایسا دعوے سنا ہے تعلیم یافتہ طبقہ خصوصیت سے اس طرف متوجہ ہے۔ پس یہ کہنا کہ سنتے نہیں یہ غلط ہے۔ جہاں جماعتوں نے توجہ کی ہے لوگ سنتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ لوگ تعصب بھی دکھاتے ہیں۔ اور روکیں پیدا کرتے ہیں۔ لیکن روکیں مٹانا ہمارا فرض ہے۔

خدا کے فرشتے

اس کام پر لگے ہوئے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے فحان ان تعان وتعرف بین الناس وقت آ گیا ہے۔ کہ سعید روحیں تیری مدد کریں۔ اور تو لوگوں میں روشناس کرایا جائے۔ اور بھی الہامات ہیں جیسے یا نبی اللہ کنت لا اعرفک۔ یہ الہام بتاتا ہے۔ کہ آپ کو دنیا قبول کریگی لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ ان نعمتوں کو لے جانے والا کون ہوگا۔ خواہ وہ لے جانے والا میرا بیٹا ہی ہو۔ مگر خدا کی محبت کے مقابلہ میں مجھے بیٹے سے بھی رقابت پیدا ہوگی۔ سچے مومن کو یہی شوق ہونا چاہیئے جہاں تک تعلیم کا سوال ہے۔ میں اپنے بیٹے کو تعلیم دلا دونگا۔ لیکن جب کام کا سوال پیدا ہوگا۔ تو

عشق کی علامت

یہی ہوگی۔ کہ وہ انسان یہ چاہے کہ زیادہ کام میں ہی کروں۔ کام تو کبھی ختم نہیں ہوتا۔ ترقی کرنے والی جماعت کے لئے نئے سے نئے کام نکلتے آتے ہیں۔ جب دنیا سمجھتی ہے کہ پروگرام ختم ہو گیا ہے۔ تو نیا نکل آتا ہے۔ جب کبھی بھی دنیا میں ایک قوم ترقی حاصل کرے گی۔ اسے ایک اور

بلندی اور رفعت کا مقام

نظر آ جائے گا۔ پس یہ غلط ہے کہ اگر باپ ایک کام کو کر جائے۔ تو اس کی اولاد کیا کرے گی۔ اولاد کے لئے اور کام خدا تعالےٰ پیدا کر دے گا۔ پس ہر شخص کی کوشش یہی ہونی چاہیئے۔ کہ سب کام میں ہی کر جاؤں۔ اسے بالکل نہیں گھبرانا چاہیئے کہ میرے بعد آنے والے لوگ کیا کرینگے کیونکہ ان کے لئے نئے کام نکل آئیں گے بہر حال اس کے سامنے جو کام ہیں اسے اپنے ہی زمانہ میں ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

اس طرح اگر لوگ کام کرنے لگ جائیں۔ تو خدا تعالےٰ

تبلیغ کا دروازہ

کھول دیگا۔ اور اس کی برکتیں اور رحمتیں اعلےٰ پیمانہ پر نازل ہونی شروع ہو جائیں گی

(نوٹ) مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور، مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز اور منشی فتح دین صاحب نے یہ خطبہ مرتب کیا۔

تعلیم الاسلام کالج کے لئے روپیہ کی ضرورت

(۱)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے مبارک عہد کی خاص برکات میں سے ایک بہت بڑی برکت تعلیم الاسلام کالج کا اجرا بھی ہے۔ بظاہر حالات اس وقت کالج کا اجرا بالکل ناممکن تھا۔ لیکن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اولوالعزمی نے کہ خدا تعالےٰ نے آپ کو اولوالعزم فرما چکا ہے۔ اتنے بڑے اہم کام کو بالکل آسان کر دیا۔ اور اس طرح جماعت کی وہ دیرینہ تمنا پوری ہوگئی۔ جس سے بڑی بڑی دینی اور دنیوی امیدیں وابستہ ہیں۔

کالج کے اجرا کے لئے سب سے پہلی چیز گورنمنٹ کی منظوری تھی۔ وہ حاصل ہو چکی ہے۔ اس کے بعد عملہ کی ضرورت تھی وہ بھی خدا کے فضل سے پوری ہو چکی ہے۔ اور ایسے مخلصین نے کالج میں کام کرنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا ہے۔ جو تعلیمی قابلیت کے علاوہ احمدیت سے خاص اخلاص اور محبت رکھتے ہیں۔ تیسری چیز اخراجات ہیں۔ جن کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ [illegible] فرما چکے ہیں۔ کہ کام چلانے کے لئے کچھ روپیہ قرض لے کر دے دیا گیا ہے۔

اب نہ صرف قرض کا روپیہ ادا کرنا ضروری ہے بلکہ مزید اخراجات پورے کرنے کا انتظام کرنا بھی جماعت کا فرض ہے۔ اس کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرما چکے ہیں۔ کہ:۔

"میں جماعت میں تحریک کرتا ہوں کہ عام چندوں کے معیار کو قائم رکھتے ہوئے وہ اس چندہ میں حصہ لیں۔" اس کے ساتھ حضور نے جماعت کے دو طبقوں کو خاص طور پر مخاطب کر کے فرمایا:۔

"مجھے امید ہے کہ جماعت کا مالدار حصہ خصوصاً وہ لوگ جن کو جنگ کی وجہ سے ٹھیکے وغیرہ کے ذریعہ یا دوسرے ایسے کاموں سے زیادہ روپیہ ملا ہے۔ مثلاً تاجر وغیرہ ہیں جن کی آمدنیوں میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ وہ اس طرف خاص توجہ کریں۔

جماعت اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ وہ کس قدر اجر عظیم کے مستحق ہو سکتے ہیں۔

اس وقت تک فوری اخراجات کا کم از کم اندازہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے نزدیک دو لاکھ روپیہ ہے۔ اور چونکہ کالج جاری ہو چکا ہے ضروری عمارات بن رہی ہیں۔ اور لازمی سامان خریدا جا رہا ہے۔ اس لئے اخراجات بڑی سرعت سے ہو رہے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں آمد کا یہ حال ہے۔ کہ رقم ابھی تک نصف بھی جمع نہیں ہوئی۔ جس کی وجہ یہی ہے کہ جماعت کے جن دو طبقوں کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے خصوصیت سے مخاطب فرمایا ہے۔ انہوں نے ابھی تک پوری توجہ نہیں کی۔ اور جس قدر ضروری امر ہے اس قدر جماعت نے اس کی اہمیت کو نہیں سمجھا چونکہ اس طرح سخت حرج واقعہ ہونیکا اندیشہ ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ اگر جلد سے جلد ضروریات بہم نہ پہنچائی گئیں۔ تو پھر بہت زیادہ اخراجات برداشت کرنے پڑیں گے۔ اسلئے احباب جماعت کو چاہیئے

یا وہ زمیندار جن کی آمدنیاں زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ . . . . . . اور وہ کوشش کرتے ہیں۔ کہ اس روپیہ سے مربعے اور جائدادیں خریدیں وہ بے شک خریدیں۔ میں روکتا نہیں۔ کیونکہ اس سے بھی سلسلہ کی دولت بڑھتی ہے۔ مگر میں ان سے یہ ضرور کہوں گا۔ کہ وہ دین کے حصے کو نہ بھولیں۔ پس ایسے لوگ اس چندہ میں خاص طور پر حصہ لیں!"

یہ دونوں طبقے ایسے ہیں جن پر خدا تعالےٰ نے خاص طور پر ان حالات میں فضل کیا ہے۔ جبکہ عام لوگ تنگی کے نہایت تکلیف دہ ایام میں سے گزر رہے ہیں۔ اور کئی قسم کی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ پس ضروری ہے کہ خدا تعالےٰ کے اس خاص فضل کے شکریہ میں وہ بھی اس کی راہ میں جس قدر زیادہ خرچ کر سکتے ہیں کریں۔ کہ یہی ایسا خرچ ہے۔ جو دنیا میں ان کے اموال کے لئے برکت کا موجب ہو سکتا ہے۔ اور آخرت میں ان کے کام آ سکتا ہے۔ ورنہ خواہ وہ کتنی بڑی جائدادیں بنا لیں۔ اس چند روزہ زندگی کے بعد انہیں یہاں ہی چھوڑ جانا پڑے گا۔ اور خواہ اپنے آرام و آسائش کے لئے کتنے ہی اموال خرچ کر دیں۔ وہ بالکل ناپائیدار ثابت ہوگا۔ پھر کیوں نہ وہ طریق اختیار کیا جائے۔ جو خدا تعالےٰ کی خوشنودی اور اپنی دائمی راحت کا ذریعہ ہو۔

ہمارے لئے کالج کا قیام کوئی معمولی بات نہیں۔ اس میں پڑھنے والے ہمارے نوجوان نہ صرف ان بُرے اثرات سے محفوظ رہیں گے۔ جو عام طور پر کالجوں کے طلباء پر پڑتے۔ اور ان کی زندگی برباد کر دیتے ہیں۔ بلکہ ان کی تعلیم و تربیت اسی رنگ میں کی جائیگی۔ کہ وہ دنیا کے لئے ہدایت اور راہنمائی کا موجب ہوں۔ اپنے نمونہ سے تعلیم اسلام کی صداقت کا ثبوت پیش کریں۔ اور اپنی قابلیت سے ان اعتراضات کو رد کریں۔ جو مختلف رنگوں میں اسلام پر کئے جاتے ہیں۔ اور جن کے ذریعہ اسلام کے منور چہرے کو مکدر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اتنے اہم مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اپنا مال دینے والے احباب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی چند اہم ہدایات

نماز میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کے متعلق

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا

کلام پاک کی اس آیت کا درس دیتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ کہ ترتیل کے معنے اتقان اور حکمت سے کام کرنے کے ہوتے ہیں۔ اس لئے ورتل القرآن ترتیلا کے یہ معنے ہوئے۔ کہ قرآن کو اتقان اور عمدگی اور حکمت سے پڑھ۔ گویا ایک معنے کے لحاظ سے لفظوں کی اصلاح اور درستگی کا حکم دیا۔ اور دوسرے معنوں کے لحاظ سے مضمون کو مدنظر رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ اتقان سے پڑھنے میں دو باتیں پائی جاتی ہیں۔ ایک یہ کہ پڑھنے والا پڑھتے وقت الفاظ کو کھائے نہیں۔ کئی لوگ اس طرح قرآن پڑھتے ہیں۔ کہ بہت سے الفاظ گویا کھاتے جاتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ ایسی طرز سے پڑھے۔ کہ مضمون سمجھ میں آتا جائے۔ بعض لوگ اس طرح پڑھتے ہیں۔ کہ مضمون سمجھ میں نہیں آتا۔ بسا اوقات اُن کے لہجہ میں بڑی نرمی ہوتی ہے۔ جبکہ خدا تعالیٰ کی ان آیتوں میں جو وہ اس وقت پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ اظہار غضب ہوتا ہے۔ گویا ان کے پڑھنے کا لہجہ غلط ہوتا ہے۔ اسی طرح بسا اوقات آیات میں بشارات کا ذکر ہوتا ہے۔ مگر وہ یوں پڑھتے ہیں۔ کہ گویا ان آیات میں عذاب پر عذاب کی خبر دی جا رہی ہے۔ تو اتقان سے پڑھنے کے یہ معنے بھی ہیں۔ کہ قرآن میں جس مقام پر جو مضمون بیان کیا گیا ہو۔ اُسی کے مطابق پڑھا جائے۔ دوسرے اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ الفاظ چونکہ مخارج سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کو صحیح طور پر ادا کرنے کا خیال رکھا جائے۔ مگر اس طرح نہیں۔ جس طرح لوگوں نے بیجا طریق سے اس پر زور دیا۔ اور تشدد کیا ہے۔ قرأت کے متعلق اس قسم کے جھگڑے جو مولویوں میں چلے آتے ہیں فضول ہیں۔ مگر کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ قرأت جتنی صحیح ہو سکے اتنی کی جائے۔ پھر ترتیلاً میں حکمت بھی شامل ہے۔ حکمت کو مدنظر رکھا جائے۔ ...... پس اس آیت کے یہ معنی ہیں۔ کہ لفظی لحاظ سے بھی قرآن کی صحت کا خیال رکھا جائے اور معنوی لحاظ سے بھی۔

اسی طرح حضور اپنی ایک تقریر میں جو آپ نے ۱۹۱۶ء کے سالانہ جلسہ کے موقع پر کی۔ اور جو "ذکر الٰہی" کے نام سے شائع بھی ہو چکی ہے۔ نماز با جماعت کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ نماز میں توجہ قائم رکھنے کے طریقوں میں سے ایک طریق نماز باجماعت ہے۔ کہ اس طرح نماز پڑھتے ہوئے خدا تعالیٰ کی عظمت کی طرف متوجہ کرنے والے الفاظ انسان کے کان میں امام کی طرف سے ڈالے جاتے ہیں۔ اور جو انسان غفلت میں ہو۔ اور دوسرے خیالات میں پڑ جائے۔ اس کو ٹھوکر دیا جاتا ہے۔ مثلاً جب اللہ اکبر کہا جاتا ہے۔ تو گویا اس بات سے اُسے آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ دیکھو سنبھل کر کھڑے ہونا جس کے حضور میں کھڑے ہونے لگے ہو۔ وہ بہت بڑا ہے۔ پھر جب کھڑے ہوتے ہوئے کچھ وقت گذر جاتا ہے۔ اور کسی کے دل میں طرح طرح کے خیالات آنے لگتے ہیں۔ تو پھر امام بلند آواز سے کہتا ہے۔ اللہ اکبر۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ پھر جب غفلت آنے لگتی ہے۔ تو سمع اللہ لمن حمدہ کی آواز کان میں ڈالی جاتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی باتیں سنتا اور قبول کرتا ہے۔ جو اس کی حمد کرتا ہے۔ اور اس طرح اُسے متوجہ کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کچھ فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو اللہ کی حمد کرو۔ ورنہ یونہی وقت ضائع ہوگا۔ غرض بار بار امام مقتدیوں کو توجہ دلاتا اور ہوشیار کرتا رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام کو مقتدیوں پر فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ اُن کو بار بار متوجہ کرتا ہے۔ کہ تم سب سے بڑے بادشاہ کے سامنے کھڑے ہو ہوشیار ہو کر کھڑے ہونا۔

اسی طرح حضور فرماتے ہیں۔ کہ اگر کوئی نماز پڑھتے ہوئے غافل ہو جائے یا دوسرے خیالات میں محو ہو جائے۔ تو اس کا رکوع کرنا اور سجدہ میں جانا اس کو نماز کی طرف متوجہ کر دیتا ہے۔

پھر حضور فرماتے ہیں۔ کہ اگر نماز پڑھتے ہوئے توجہ قائم نہ رہے۔ تو آہستہ آہستہ لفظوں کو ادا کرو۔ ان لوگوں کو جو عربی سے اچھی طرح واقفیت نہیں رکھتے۔ چاہیئے کہ جب وہ نماز پڑھنے لگیں۔ تو جب تک اس فقرہ کے معنے جو وہ پڑھ رہے ہیں۔ ذہن میں نہ آ جائیں آگے نہ چلیں۔ اور جو لوگ عربی زبان جانتے ہیں۔ وہ بھی اگر جلدی جلدی پڑھتے جائیں۔ تو گو معانی ان کے ذہن میں فوراً آ جائیں۔ مگر دل میں جذب ہونے کا موقع نہ ملے گا۔ اس لئے ان کو بھی چاہیئے۔ کہ قرآن آہستہ آہستہ پڑھیں۔ اور وقفہ دے دے کر آگے بڑھیں۔

پھر حضور فرماتے ہیں۔ کہ جب مومن امام کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو۔ تو امام کی قرأت اُسے جگاتی اور ہشیار کرتی رہتی ہے۔ گویا امام اُس کی حفاظت کر رہا ہوتا ہے۔

متذکرہ بالا اقتباسات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ امام کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ اس کی طرف سے مقتدیوں کے کان میں خدا تعالیٰ کی عظمت کی طرف متوجہ کرنے والے الفاظ ڈالے جائیں۔ اور جو مقتدی غفلت میں ہو۔ اور نماز کے اندر دوسرے خیالات میں محو ہو جائے۔ اس کو ٹھوکر دیا جائے۔ نیز امام کو چاہیئے۔ کہ جہری نماز میں قرآن کو ترتیل کے ساتھ پڑھے۔ اور ترتیل کے معنے جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کئے ہیں۔ انہیں مدنظر رکھکر قرأت کو ادا کرے اور یہ کہ اس کی قرأت اس قسم کی ہو۔ جو مقتدیوں کو پورے طور سے جگانے والی اور ہشیار کرنے والی ہو۔ نہ کہ اس طرح پر کہ کئی مقتدیوں کے کان تک بھی اس کی آواز نہ پہنچے۔ خاصکر جب امام اللہ اکبر کہکر رکوع و سجود میں جانے لگے۔ اور ہر ایسے موقعہ پر جہاں تکبیر کہنے کی ضرورت پڑے۔ تکبیر اس طور سے کہے۔ جو مقتدیوں کو بیدار کرنیوالی اور ہوشیار کرنے والی ہو۔

مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہمارے اطراف میں بسا اوقات وہ بزرگ جنہیں امامت کرنے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ ان امور کا بہت ہی کم خیال رکھتے ہیں۔ اور قرأت و تکبیر دونوں ایسی پست آواز میں ادا کرتے ہیں۔ کہ بجائے اس کے کہ انکی آواز مقتدیوں کو رکوع و سجود میں جانے کے لئے خبردار کرے۔ اُلٹا ان کے لئے باعث زحمت ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ان کی نہایت پست اور دھیمی آواز سے کہی ہوئی تکبیر کو بوجہ نہ سننے انکی آواز کے رکوع اور سجدہ کے وقت بھی مقتدی پوری پوری اقتداء کرنے سے قاصر رہ کر نماز کو کما حقہ ادا نہ ہونے کے خطرہ میں پڑ جاتے ہیں۔ گمان غالب یہی ہے۔ کہ حضرت صاحب کی ہدایات مندرجہ "ذکر الٰہی" و "درس نوٹ" متذکرہ صدر اصحاب کے حافظہ سے جاتی رہی ہیں۔ اس لئے اُن کی خدمت میں نہایت عاجزانہ و مؤدبانہ بطور یاد دہانی گذارش ہے کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کو بوقت امامت مدنظر رکھا کریں۔ اور عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔ خاکسار کی غرض اس تحریر سے صرف یہ ہے۔ کہ نمازیوں کے دل میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کی جو جو ترکیبیں اختیاری ہوں۔ ان کے لئے حتی المقدور کوشش کی جائے۔ ورنہ ع خاکسارم و سخن از رہ عزت گویم۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔ صدائے حق از بہار

حضرت مصلح موعود کا سخت تاکیدی فرمان

"ہر احمدی جو اپنی زبان سے دوسروں کو تبلیغ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اگر وہ اپنے اوقات میں سے تبلیغ کے لئے وقت نہیں دیتا۔ وہ یقیناً ایک فریضہ کو ادا نہ کرنے کی وجہ سے ایسا ہی گنہگار ہے۔ جیسے نماز کا تارک گنہگار ہے۔" اس لئے آپ ہمارا اردو۔ انگریزی۔ گجراتی سستا لٹریچر منگوائیے۔ ہمیشہ اپنی جیب یا بیگ میں رکھیئے۔ وقت تبلیغ تحفۃً دیجئے۔ دوسری راہ یہ ہے۔ کہ اپنے علاقے کے لوگوں کے یا لائبریریوں کے پتہ معہ قیمت روانہ فرمائیے۔ ہم یہاں سے ان کو روانہ کریں گے ؂

عبد اللہ الہ دین۔ سکندر آباد

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدہ دار ۳۰ اپریل ۱۹۴۷ء تک کے لئے منظور کئے جاتے ہیں۔ اس شرط کے ساتھ کہ ان میں سے ہر ایک اپنی عمر کے لحاظ سے مجلس انصار اللہ یا مجلس خدام الاحمدیہ کا ممبر ہو۔ اگر کوئی دوست دونوں مجالس میں سے کسی ایک کے بھی ممبر نہیں ہیں تو جماعت کا فرض ہے۔ کہ ان کو فوراً ممبر بنا کر متعلقہ مجلس مرکزیہ کے صاحب صدر کو اطلاع دے۔ ورنہ نظارت علیا کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ ایسے عہدہ داروں کو ان کے عہدوں سے علیحدہ کرے۔ ہر ایک جماعت کو یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے۔ کہ "جو پریذیڈنٹ یا امیر یا سکرٹری (وغیرہ) ہیں۔ اُن کے لئے لازمی ہے کہ وہ کسی نہ کسی مجلس میں شامل ہوں۔ کوئی امیر نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ کوئی پریذیڈنٹ نہیں ہو سکتا۔ جبتک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ اور کوئی سکرٹری (وغیرہ) نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ اگر اس کی عمر پندرہ سال سے اُوپر اور چالیس سال سے کم ہے۔ تو اس کیلئے خدام الاحمدیہ کا ممبر ہونا لازمی ہوگا۔ اور اگر وہ چالیس سال سے اوپر ہے۔ تو اس کے لئے انصار اللہ کا ممبر ہونا لازمی ہوگا۔"

جن جماعتوں نے تاحال نئے عہدہ داروں کا انتخاب کر کے نہیں بھیجا۔ اُن کو بذریعہ اعلان ہذا ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ وہ فوراً اس امر کی طرف توجہ کریں۔ اور عہدہ داروں کی فہرستیں بھیجتے وقت ہر ایک عہدہ دار کی عمر ساتھ لکھیں۔ اور یہ بھی ہر ایک کے متعلق اطلاع دیں۔ کہ وہ مجلس انصار اللہ کا ممبر ہے یا خدام الاحمدیہ کا۔ اس اعلان کی اشاعت کے بعد جن فہرستوں میں ان امور کی صراحت نہ ہوگی وہ فہرستیں واپس کر دی جائینگی (ناظر اعلیٰ)

کھوکھر غربی ضلع گجرات

پریذیڈنٹ - ملک سلطان علی صاحب ذیلدار

سکرٹری مال }
" تبلیغ } ملک میاں خاں صاحب۔

امام الصلوٰۃ و سکرٹری }
تعلیم و تربیت و محاسب } مولوی محمد صدیق صاحب

سکرٹری امور عامہ و خارجہ - ملک سلطان احمد صاحب

چک نمبر ۱۱۶ جنوبی سرگودہا۔

پریذیڈنٹ و سکرٹری }
امور عامہ } سید منور شاہ صاحب

سکرٹری مال - سید غلام جیلانی صاحب

امین - مستری قربان حسین صاحب

محصل - مولوی احمد الدین صاحب۔

چک نمبر ۳۵ ضلع سرگودہا

پریذیڈنٹ }
سکرٹری مال } ہدایت اللہ چوہدری۔

" تبلیغ }
نشر و اشاعت } منشی محمد اسمٰعیل صاحب

چک نمبر ۳۵ جنوبی سرگودہا

سکرٹری وصایا - ملک محمد حسین صاحب۔

سکرٹری امور عامہ - ملک محمد حسین صاحب

امام الصلوٰۃ - مولوی نظام الدین صاحب

سکرٹری تعلیم و تربیت " " " "

نورنگ ضلع گجرات

امیر - سید امیر حسین شاہ صاحب

سکرٹری مال - راجہ شاہسوار خان صاحب

" تبلیغ - میاں اسمٰعیل صاحب سکنہ نصیرہ

کٹک

پریذیڈنٹ - مولوی نور محمد صاحب -

جنرل سکرٹری - سید عبد الخالق صاحب

محصل - " " " "

آڈیٹر - منشی عباس علی صاحب۔

زیرہ

پریذیڈنٹ - حکیم اللہ بخش صاحب

امام الصلوٰۃ " " " " "

سیکرٹری تبلیغ - محمد صدیق صاحب ثاقب

" مال - شیخ محمد الدین صاحب۔

موسیٰ والہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ - چوہدری بڈھے خاں صاحب

سیکرٹری امور عامہ " " " " "

" مال و قائد - میاں عبد الرحمٰن صاحب

امام الصلوٰۃ و محاسب " " " "

خزانچی - چوہدری بہادل بخش صاحب

سکرٹری تبلیغ - حسن الدین صاحب۔

امام الصلوٰۃ و }
سکرٹری تعلیم و تربیت } مولوی فتح محمد صاحب

نائب سیکرٹری تبلیغ - مولے داد صاحب

دھرم کوٹ بگہ

پریذیڈنٹ - شیخ جلال الدین صاحب۔

جنرل سکرٹری - منشی عبد الغنی صاحب

سکرٹری مال - " " "

" تبلیغ - میاں غلام مصطفٰے صاحب

سکرٹری تعلیم و تربیت - شیخ ظہور دین صاحب

" امور عامہ - چوہدری محمد شریف "

جالندھر چھاؤنی

پریذیڈنٹ - حکیم فقیر احمد صاحب -

سیکرٹری مال - قاضی احمد اللہ صاحب -

جنرل سکرٹری - مرزا محمد حسین صاحب جیٹھی مسیح

سکرٹری تبلیغ - سید زمان شاہ صاحب

محصل - ماسٹر عبد الخالق صاحب -

چوہدری والہ ضلع لائل پور -

پریذیڈنٹ - چوہدری اللہ رکھا صاحب

سکرٹری مال و محصل - مستری رحمت اللہ صاحب چک ۹۷ جنوبی

محاسب - مستری عنایت اللہ صاحب چک " "

امین و سکرٹری تبلیغ - چوہدری غلام حید صاحب چک ۱۸۰ ج ب

سیکرٹری تعلیم و تربیت - برکت علی صاحب چک ۱۰۵ چوہدری والہ

گورداسپور

سیکرٹری مال - میاں محمد شریف صاحب

آڈیٹر - شیخ عبد الحمید صاحب۔

سکرٹری تبلیغ - بابو شکر الٰہی صاحب -

بمبئی

جنرل سیکرٹری - عبد اللطیف صاحب

سیکرٹری مال - مولوی محمد ظفر الاسلام صاحب

" تبلیغ - ڈاکٹر عطر دین صاحب

" وصایا - " " " "

" تعلیم و تربیت - ملک محمد اشرف خانصاحب

" امور عامہ - میر ضیاء اللہ خانصاحب

" تحریک جدید - شیخ عبد الحق صاحب۔

آڈیٹر - چوہدری نواب الدین صاحب

(باقی)

اعلان نکاح

میری دختر رضیہ بیگم صاحبہ کا نکاح بالعوض مبلغ پانچسو روپیہ مہر سید بشیر حسین صاحب کے ساتھ مولوی فضل الدین صاحب مبلغ یو۔ پی نے ۴ر جولائی ۱۹۴۴ء کو بمقام محلہ شاہ گدا علی اٹاوہ یو۔ پی پڑھا۔ (سید رضا حسین احمدی عرائض نویس اٹاوہ یو۔ پی)

ضرورت رشتہ

میرے دوست بابو عنایت اللہ خانصاحب بعمر قریباً ۴۵ سال تنخواہ ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار جنکی اہلیہ کا تین ماہ ہوئے انتقال ہو گیا ہے رشتہ کے خواہاں ہیں۔ ان کے تین لڑکے، ایک پندرہ سال دوسرا دس سال۔ تیسرا آٹھ سال ہیں۔ کم عمر بیوہ کو جس کے ساتھ بچے نہ ہوں ترجیح دی جائے گی۔ ضرورتمند احباب خاکسار سے خط و کتابت فرمادیں۔ محمد حسین ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر مدارس اسلامیہ۔ ۱۲ منہاج پورہ شہر الہ آباد

شکریہ

بیگم صاحبہ شیخ مسعود احمد صاحب مہتمم انہار ملتان نے اپنے بچوں کے امتحانات میں پاس ہونے کی خوشی میں مبلغ پانچ روپیہ بطور اعانت ارسال فرمائے ہیں۔ جزاہا اللہ احسن الجزاء۔ دُعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو دینی و دنیوی حسنات سے متمتع فرمائے۔ اور جو بچے بیمار ہیں۔ انہیں صحت عطاء فرمائے۔ (مینیجر الفضل)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۷ر جولائی۔ روسی فوج نے گراڈ نو پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو ایک اہم ریل اور سڑکوں کا جنکشن ہے۔ گراڈ نو سے شمال کی طرف جس روسی فوج نے دریائے نیمن کو پار کر لیا تھا۔ اس نے دریا کے کنارے پر اپنے مورچہ کو اور چوڑا کر لیا ہے۔ اب مشرقی پرشیا کا بچاؤ کرنے والی جرمن لائن کیلئے اور خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ جرمن اس علاقہ میں مقابلہ کی زبردست تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور جرمنی سے اپنے ریزرو دستے اس محاذ پر لا رہے ہیں۔

لنڈن ۱۷ر جولائی۔ اتحادی فوج نے نارمنڈی میں دریائے اوڈوں اور اورن کے وسط میں اپنی چوکیوں پر مضبوطی سے قدم جما لئے ہیں۔ اور ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو اوڈوں کے کنارے پر واقع ہے امریکن فوج سے سانلو کو تین طرف سے خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور اب وہ صرف ایک میل دور رہ گیا ہے۔ کل ایک ہزار سے زیادہ امریکن بمباروں نے برطانیہ کے اڈوں سے اڑ کر جنوبی جرمنی پر حملہ کیا۔ بارہ بمبار اور تین فائٹر واپس نہیں آئے۔

لنڈن ۱۷ر جولائی۔ اٹلی میں آٹھویں فوج نے ارسٹو پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو فلورنس سے چالیس میل شمال مشرق میں ہے۔ دیگر مورچوں پر بھی دشمن کے سخت مقابلہ کے باوجود ہماری فوجیں آگے بڑھ رہی ہیں۔

واشنگٹن ۱۷ر جولائی۔ جاپانی فوج نے جزیرہ سائپان کے مغرب کی طرف سے ایک بار پھر نکل جانے کی ناکام کوشش کی۔ دشمن کی فوج کے اگلے دستوں کو باقی فوج سے الگ کر کے گھیر لیا گیا ہے۔

دہلی ۱۷ر جولائی۔ شمالی مچینا میں چینی فوج کو کچھ اور کامیابی ہوئی ہے۔ اس لڑائی میں سو سے زائد جاپانی مارے گئے۔ مچینا کی لڑائی کا آخری دور اب شروع ہو چکا ہے۔ امپھال اکھرول روڈ کے علاقہ میں ایک جاپانی دستہ گھیر لیا گیا تھا۔ اسے زبردست نقصان پہنچایا گیا ہے۔

کلکتہ ۱۷ر جولائی۔ ہوائی جہازوں کی مرمت کے لئے ایک عظیم الشان کارخانہ کھولا گیا ہے۔ چین۔ برما۔ اور ہندوستان میں اس سے بڑا کارخانہ کوئی نہیں۔ اس سے قبل امریکن ہوائی جہاز مرمت کیلئے امریکہ بھیجے جاتے تھے۔ مگر اب یہیں ہر قسم کی مرمت ہو سکے گی۔

دہلی ۱۷ر جولائی۔ حکومت ہند نے ۲۶ اقسام کی روئی کے نرخ مقرر کر دئے ہیں۔ نیز حکومت نے یہ اختیار بھی لے لیا ہے۔ کہ وہ کارخانوں کے استعمال کے لئے جب چاہے۔ روئی کے ذخائر پر قبضہ کر سکے گی۔ اور قیمت کنٹرول کے مطابق ادا کرے گی۔

دہلی ۱۷ر جولائی۔ پرانا نیوز پیپر کنٹرول آرڈر منسوخ کر کے نیا آرڈر نافذ کیا گیا ہے۔ پرانے آرڈر کے ساتھ جو شیڈول منسلک تھا۔ وہ بھی منسوخ کر دیا گیا ہے۔

دہلی ۱۷ر جولائی۔ ریلوے کلیرنگ اکاؤنٹس آفس کے قریباً سات سو کلرکوں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ ابتدائی تنخواہ اسّی روپیہ ہو۔ اور الاؤنس میں خاطر خواہ اضافہ کیا جائے۔

قاہرہ ۱۷ر جولائی۔ قریب ہی ایک علاقہ میں کھدائی ہو رہی ہے۔ جہاں سے اولین فراعنہ مصر کے زمانہ کی ۲۳۶ قبریں اب تک برآمد ہو چکی ہیں۔

چنگنگ ۱۷ر جولائی۔ امریکن فوجیں اب جاپان کی اصل سرزمین سے صرف ۱۵۰۰ میل پر ہیں۔ اور وہ وقت قریب ہے جب بحرالکاہل کے جزائر کی چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ایک بڑی جنگ کی صورت اختیار کر لیں گی۔ جاپان پر حملہ کیلئے چین میں مضبوط اڈے تعمیر ہو چکے ہیں۔ اور موسم برسات ختم ہوتے ہی برطانی بیڑا بھی بحیرہ ہند کی طرف سے زبردست حملہ شروع کر دے گا۔

ٹوکیو ۱۷ر جولائی۔ جاپان ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ پچھلے ماہ جو امریکن ہوا باز سرزمین جاپان پر حملہ کے لئے آئے تھے۔ ان میں سے بعض گرفتار کر لئے گئے تھے اور اب انہیں پھانسی کی سزا دی گئی ہے۔ اس نے اتحادی ہوا بازوں کو متنبہ کیا ہے۔ کہ اگر ان میں سے کوئی گرفتار ہو گیا۔ یا پیراشوٹ کے ذریعہ اترنے پر مجبور ہوا تو اسے فوراً گولی مار دی جائیگی۔

لنڈن ۱۷ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپان اس کوشش میں ہے۔ کہ جرمن آبدوزوں کی کافی تعداد بحرالکاہل کی جنگ کے لئے حاصل کر سکے۔ اسی غرض سے ایک جاپانی بحری وفد ان دنوں برلین میں ہے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ جاپان یہ امداد کن شرائط پر حاصل کرنا چاہتا ہے۔

بمبئی ۱۷ر جولائی۔ گاندھی جی نے ملکی و غیر ملکی اخباروں اور عوام سے خواہش کی ہے۔ کہ اچاریہ فارمولا کے سلسلہ میں مسلم لیگ اور مسٹر جناح کے رویہ کے بارہ میں قیاس آرائیوں سے کام نہ لیں۔

لنڈن ۱۷ر جولائی۔ جنگی مصروفیت کی وجہ سے عوام کے لئے اشد ضرورت کے سوا ٹیلیفون کا استعمال ممنوع ہے۔ پھر گذشتہ ایک ہفتہ میں صرف لنڈن میں دس لاکھ سے زیادہ اشخاص نے ٹرنک ٹیلیفون استعمال کیا۔ گویا ایک دن میں ایک لاکھ ۴۵ ہزار نے۔

چنگنگ ۱۷ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ لنگ لنگ کے علاقہ میں بہت سی جاپانی فوج جمع ہو رہی ہے۔ اور وہ غالباً اس علاقہ میں کوئی نیا حملہ شروع کرنے والے ہیں۔

لنڈن ۱۷ر جولائی۔ اخبار نیوز کرانیکل کے نامہ نگار کی اطلاع ہے۔ کہ جرمن اب تک چھ بار صلح کی کوشش کر چکے ہیں۔ اور انکے بعض لیڈروں نے غیر ممالک کے بعض ایسے لیڈروں سے اس موضوع پر بات چیت کی کوشش کی ہے۔ جو اتحادی ممالک کے لیڈروں سے اچھے تعلقات رکھتے ہیں۔ مگر انہیں ہر بار ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

واشنگٹن ۱۷ر جولائی۔ بین الاقوامی مالی کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ بین الاقوامی مالی فنڈ کے لئے جو سونا فروخت کیا گیا ہے اس کا پچاس فیصدی امریکہ میں رکھا جائے۔ چالیس فیصدی برطانیہ۔ روس۔ چین اور فرانس میں اور باقی دوسرے تمام ممالک میں۔

لنڈن ۱۷ر جولائی۔ کال کے جنوب مغرب کی طرف ناری گاؤں میں لڑائی کا زور بہت بندھا ہوا ہے۔ گاؤں کی گلیوں میں سپاہی گتھم گتھا ہو رہے ہیں۔ ہمارے مورچہ کے بالائی حصہ پر دو میل اور کمک لے آیا ہے۔ تا اور سخت مقابلہ کیا جا سکے۔ اوڈوں اور اورن کے درمیان تنگ مورچہ پر پانچ ڈویژن جرمن فوج

بعض احمدی جنگی قیدیوں کے متعلق اطلاع

مجھے چوہدری عبدالرحمن صاحب جمعدار ساکن دھوریہ ضلع گجرات ملے۔ وہ ایک عرصہ مولوی غلام حسین صاحب ایاز کے پاس رہے۔ اور مندرجہ ذیل احمدی احباب کی خیریت کی اطلاع ۲۳ر مئی تک کی دیتے ہیں۔ نیز چوہدری صاحب موصوف پر ایک مقدمہ ہے۔ انکے لئے دعا کی جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے (۱) مولوی غلام حسین صاحب ایاز مبلغ (۲) حکیم دین محمد صاحب اکونٹنٹ (۳) حافظ فضل دین صاحب فنر (۴) میاں علی محمد صاحب (۵) میاں عبداللہ صاحب (۶) محمد احسن خان صاحب کلرک C-O-A-I (۷) محمد نصیب صاحب عارف کلرک C-O-A-I (۸) چوہدری عبدالرحمن صاحب کلرک C-O-A-I (۹) سراج الدین صاحب کلرک C-O-A-I (۱۰) انوار الحق صاحب آرمرد حوالدار (۱۱) جمعدار شہاب الدین صاحب (۱۲) صوبیدار بدر دین صاحب (۱۳) کپتان ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب (۱۴) کپتان ڈاکٹر محمد جی صاحب (۱۵) جمعدار محمد احمد صاحب (ابن صوفی غلام محمد صاحب) ۱۶۔ بشیر احمد خان صاحب محکمہ ڈاک خانہ (۱۷) شریف احمد خان صاحب برادر مطلوب احمد خان صاحب ڈاکٹر (۱۸) رحمت علی صاحب مسلم کلرک C-O-A-I (۱۹) جمعدار عبدالغنی صاحب ہیڈ کلرک M-T (۲۰) فیض احمد خان صاحب چوہدری لعل خان صاحب دارالرحمت کے بھانجے (۲۱) عنایت اللہ صاحب H.C ساکن کوٹلی لوہاراں (۲۲) چوہدری عبدالغنی صاحب B.A کلرک ضلع گجرات (۲۳) مبارک احمد صاحب نرس ظفر نور صاحبہ کا لڑکا (۲۴) سٹور کیپر عبدالخالق صاحب ماسٹر فضل داد صاحب کے رشتہ دار ہیں۔ (۲۵) میاں عبداللطیف صاحب شاید کیپٹن ہیں۔ اور میاں محمد شریف صاحب E-A-O کے لڑکے ہیں۔ (منظور احمد خان ثاقب)